۴۰۔قال رسول اللہ ﷺ: اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے

۱۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضي اللہ عنہ سے مروي ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا

نسائي، السنن، 167:1، رقم: 2233

”روزہ ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔“

۲۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا ارشاد مبارک ہے کہ روزہ آدمی کے لئے ڈھال ہے، جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ ڈھال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے آدمی ڈھال سے اپنی حفاظت کرتا ہے، اسی طرح روزہ سے بھی اپنے دشمن یعنی شیطان سے حفاظت ہوتی ہے۔

۳۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ روزہ جہنم سے حفاظت ہے ایک روایت میں ہے کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے، فرمایا کہ

جھوٹ اور غیبت سے، ان دونوں روایتوں میں اسی طرح اور بھی متعدد روایات میں روزہ میں اس قسم کے امور سے بچنے کی تاکید آئی ہے، روزہ کا گویا ضائع کر دینا اس کو قرار دیا ہے

۴۔ اسلام ایک جامع اور مکمل شریعت ہے، جس کے اندر مختلف نوع کی عبادتیں ہیں، جن میں سے بعض کا تعلق قول سے ہے؛ جیسے: ذکر، دُعا، دعوت الی الخیر، وعظ و تذکیر اور تعلیم و تعلّم وغیرہ اور بعض عبادتیں ایسی ہیں جن کا تعلق فعل سے ہے، خواہ وہ بدنی ہوں، جیسے: نماز یا مالی ہوں، جیسے: زکوۃ و صدقات یا بدنی و مالی دونوں ہوں، جیسے: حج اور جہاد فی سبیل اللہ اور بعض عبادتیں وہ ہیں جو نہ قولی ہیں اور نہ فعلی؛ بلکہ ان میں صرف رکنا پایا جاتا ہے، جیسے: روزہ (اکثر علماء نے روزہ کو عبادتِ بدنی میں شمار کیا ہے۔ اور یہی اقرب الی الصواب ہے؛ کیونکہ کسی چیز سے رُکنا بھی تو ایک فعل اور عمل ہی ہے۔

۵۔ عبادت کی نیت سے صبحِ صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنے کا نام روزہ ہے، یہ عبادت اسلام سے پہلے دیگر مذاہب میں بھی کیفیت وکمیت کے فرق کے ساتھ مشروع تھی

٦۔ لیکن جس طرح اسلام نے نماز، زکوٰۃ میں جامعیت ومرکزیت پیدا کرکے، انھیں دیگر ادیان ومذاہب کی نماز وزکوٰۃ سے ممتاز بنادیا۔ اسی طرح سے روزہ کو بھی دیگر مذاہب کے روزوں کے مقابلہ میں اختصاص وامتیاز عطا کیا گیا؛ چنانچہ اسی غرض سے صومِ مفروض کو ایک مہینہ کے لیے خاص کیا گیا اور پھر اس کے لیے وہ مہینہ منتخب کیا گیا، جس میں اللہ کی جانب سے مسلمانوں کو دستور ہدایت یعنی قرآن مرحمت فرمایا گیا

۷۔ اگر روزہ کو پورے احکام وآداب کي مکمل رعیت کے ساتھ پورا کیا جائے تو بلاشبہ گناہوں سے محفوظ رہنا آسان ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر کسی نے روزہ کے لوازم کا خیال نہ کیا اور گناہوں میں مشغول رہتے ہوئے روزہ کی نیت کی کھانے پینے،

خواہش نفسانی سے باز رہا لیکن حرام کمانے اور غیبت کرنے سے باز نہ یا تو اس سے فرض ادا ہو جائیگا، مگر روزہ کے برکات و ثمرات سے محرومی رہے گی۔

۸۔ کھانا پینا اور جنسی تعلقات چھوڑنے ہی سے روزہ کامل نہیں ہوتا بلکہ روزہ کی حالت میں فواحش، منکرات اور ہر طرح کے گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے

۹۔ روزہ دار روزہ رکھ کر جھوٹ، غیبت، چغلی اور بد کلامی سے پرہیز کرے۔

۱۰۔ آنکھ کو مذموم و مکروہ اور ہر اس چیز سے بچائے جو یادِ الٰہی سے غافل کرتی ہو۔ جب آدمی حلال کام کو چھوڑ کر روزہ رکھ رہا ہے، تو پھر ایسے کام جو روزہ کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی حرام اور ممنوع ہوں جیسے بد نظری یعنی ٹی وی دیکھنا ۔۔ یہ کام روزہ کے علاوہ بھی ہر حال میں ممنوع ہیں، ان سے تو بطریقہ اولیٰ بچنا چاہیے۔

۱۱۔ کان کو ہر ناجائز آواز سننے سے بچائے۔ اگر کسی مجلس میں غیبت ہوتی ہو تو انہیں منع کرے ورنہ وہاں سے اُٹھ جائے حدیث میں ہے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

۱۲۔ افطار کے بعد دل خوف اور امید کے درمیان رہے کیا معلوم کہ اسکا روزہ قبول ہوا یا نہیں لیکن اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

۱۳۔ اسی طرح اپنے دوسرے اعضاء یعنی ہاتھ، پاؤں کو گناہوں سے بچانے کا اہتمام کرنا چاہیے ورنہ جس روزہ کو ڈھال قرار دیا ہے ایسا روزہ پھر ڈھال نہیں بنتا۔

خلاصہ یہ کہ نبی کریم ﷺ نے روزہ کو ڈھال قرار فرمایا ہے۔ جیسے میدانِ جنگ میں دشمن کے حملہ سے بچاؤ کے لئے آدمی اپنے پاس ڈھال رکھتا ہے اس طرح روزہ بھی ایک طرح سے ڈھال ہے جہنم سے حفاظت کا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کا۔ جب ہم گناہوں کے ذریعے روزہ کو خراب کر دیتے ہیں تو گویا ڈھال کو بیکار کر دیا۔ اب ایسا روزہ شیطان کے حملہ سے حفاظت کا باعث نہیں بن سکتا۔ اس لئے ہمیں روزے کی حالت میں تمام گناہوں سے بچنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین